جنین کی تخلیق کے مراحل

تم کو کیا ھوا کہ تم اللہ کی عظمت کے معتقد نہیں ھو اور پیدا کیا تم کو طرح طرح سے ۔ ارشاد ربانی ھے"ما لکم لا ترجون للّہ وقاراً. وقد خلقکم أطواراً" (نوح آیت١٣- ١٤) ترجمة: تم کو کیا ھوا کہ تم اللہ کی عظمت کے معتقد نہیں ھو اور پیدا کیا تم کو طرح طرح سے ۔

سائنسی حقیقت:

سب سے پہلے ١٦٥١ء میں جس نے معمولی لینس کی مدد سے مرغی کے جنین سے متعلق تحقیق کی وہ ھاروے (harvey) ھے اسی طرح اس نے ڈیر (dear) کا بھی دراسہ کیا اور حمل کے پہلے مراحل کے معاینہ میں آنے والی دشواریوں کی وجہ سے اسنے یہ نتیجہ نکالا کہ جنین صرف رحم سے نکلنے والے مادوں سے عبارت ھے ١٦٧٣ء میں گراف(graaf)نے رحم میں بننے والے چھوٹے چھوٹے ذرات کا انکشاف کیا جس کا نام اسکے نام سےگرافین فولیلیز(graafian follieles) رکھا گیا اور اس نے حاملہ خرگوشوں کے رحم میں چھوٹے چھوٹے خانوں کا مشاھدہ کیا جس سے اس نے یہ نتیجہ نکالا کہ جنین رحم سےنکلنے والے مادوں یا ذرات کا نام نہیں ھے بلکہ وہ انڈوں کی جگھوں سے پیدا ھوتے ھیں اور وہ چھوٹی چھوٹی تکوینات جن کا گراف نے مشاھدہ کیا وہ محض جنین کے پہلے خلیوں کے گروپس (blastocysts)میں چند سوراخ ھیں

اور ١٦٧٥ء میں مالپیجی (malpighi) نے مرغی کے انڈوں میں جنین کا معاینہ کیا جس کو اس نے یہ سمجھا کہ اس میں نر عناصر کی کوئی ضرورت نہیں اور اسنے یہ سمجھا کہ اسکے اندر ایک چھوٹی چیز ھوتی ھے جو بڑھتی رھتی ھے مختلف مراحل میں پیدا نہیں ھوتی

اور مزید ترقی یافتہ خوربیں کے ذریعہ ١٦٧٧ء میں پہلی بار ھام (hamm) اور لیون ھاک (leeuwven hoek)نے انسانی مادہ منویہ کا انکشاف کیا ۔ لیکن وہ دونوں پیدائش کے سلسلے میں اسکے حقیقی کردار کو نہ سمجھ سکے انھوں نے بھی یہ سمجھا کہا سکے اندر ایک چھوٹا سا انسان ھوتا ھے جو رحم کےاندر تخلیق کے مراحل طے کئےبغیر بڑھتا رھتا ھے اور پروان چڑھتا رھتا ھے

اور ١٧٥٩ء میں اولف (wolff)نے تکوین کے ابتدائی گروپس سے جنین کی ترقی کا نظریہ پیش کیا جسکے اندر مکمل جزء کی شکل نہیں اور تقریبا سنة ١٧٧٥ء میں ابتدائی طور پر مکمل تخلیق کی فرضیت اور اسکو ماننے کے سلسلے میں ھونے والے مناقشہ ختم ھو گیا اور اس بات کو تسلیم کرلیا گیا کہ تخلیق کےمراحل ایک حقیقت ھیں اور کتوں پر اسپلانزی (spallanzani)کےتجربوں سے تخلیق کے عمل میں اجزاء منویہ کی اھمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ھے اس سے پہلے یہ سوچ عام تھی کہ منوی اجزاء چھوٹے چھوٹے عجیب وغریب کائنات ھیں اس لئے ان کا نام منی کے جانور یا کیڑ ے (semsn animals)رکھا گیا ۔ اور مادہ منویہ کے انکشاف کے ڈیڑھ سو سال بعد تقریبا ١٨٣٧ء میں ونبیئر (vonbaer)نے ایک کتّی کے مادہ منویہ جمع ھونے کے جگہ میں چھوٹے انڈے کا معاینہ کیا اور ١٨٣٩ء میں شلیدن (schleiden)اور شوان (schwann) دونوں نے اس بات کا یقین کرلیا کہ انسانی جسم زندہ مفید اور اساسی پوینٹس اور اس کے نتائج سے بنتا ھے اسی لئے ان پوینٹس کا نام خلیے رکھا گیا اس کی وجہ سے مادہء منویہ اور چھوٹے انڈے کے ملنے سے بننے والے خلیے سے مختلف مراحل میں انسانی تخلیق کی حقیقت کو سمجھا گیا ۔

سبب اعجاز:

قرآن کریم کی آیت اس بات کی دلیل ھے کہ انسان اچانک پیدا نہیں ھوتا جیسا کہ ارسطو کے زمانے سے لیکر گذشتہ صدی تک یہ تصور رھا ھے ۔ بلکہ مختلف اجناس اور مسلسل نسلوں کے باوجود وہ متحقق مراحل میں پیدا ھوتا ھے۔

علم جنین کی تاریخ اس بات پر شاھد ھے کہ سائنسدان ایک زمانے تک انسان کی تخلیق کی کیفیت کے سلسلے میں بھٹکتے رھے جبکہ قرآن نے ساتویں صدی عیسوی میں اس کا اعلان کردیا

تھا کہ انسان اچانک نہیں بنتا بلکہ جس طرح ایک متعین نقشہ سے بلڈنگ کی تعمیر عمل میں آتی ہے اس طرح انسان کی تخلیق ہوتی ہے اور کسی چیز کا اچانک ہونا طے شدہ مراحل کی تفسیر نہیں ہے بلکہ وہ اللہ کی حکمت وارادہ اور اس کی قدرت و وسیع علم اور اس کے عمدگی فن پر شاھد ھیں البتہ پلانتگ اور متعدد جنسوں اور مسلسل نسلوں مین مراحل کے تحقق اس عظیم پیدا کرنے والے کی وحدانیت کی دلیل ھے ۔